بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | پیر یکم ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ ؛ ۳۰ وفا ۱۳۶۳ ہش ؛ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۸۵ء | نمبر ۱۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ وفا / جولائی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ

عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایک قادر و قیوم اور خالق الکل خدا ہمارے سلسلہ کی شرط ہے

اپنے نفس اپنے آراموں اور اپنے تعلقات پر اُسی کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ

اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اُس کے ہو جاؤ اور اُسی کیلئے زندگی بسر کرو

"پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ اُن کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے۔ وہ دُکھ اُٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دُور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دُور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اُس کی تجلیات الگ الگ ہیں.....

..... یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ صدق و وفا دکھلاؤ۔ دُنیا اپنے سبب اور اپنے عزیزوں پر اُس کو مقدم نہیں رکھتی۔ مگر تم اُس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اُس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اُس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اُس کی مرضی اور تمہاری خواہش اُس کی خواہش ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مُرادیابی اور نامُرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اُس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اُس کی قضاء قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقتوں سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔

بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اُوپر سے صاف ہیں اور اندر سے سانپ ہیں سو تم اُس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ اُن کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نا خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور (باقی صفحہ ۷ پر)

حضرت سیدہ نور بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۲۹ جولائی۔ (بذریعہ فون)۔ حضرت سیدہ نور بیگم صاحبہ مدظلہا بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے۔ صحت بہتری کی طرف نہیں آ رہی اور کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

شریعت کورٹ کی کارروائی

گیارھویں روز کی مختصر روداد

لاہور ۲۹ جولائی۔ وفاقی شریعت کورٹ کے رجسٹرار نے ایک پریس ریلیز میں بتایا ہے کہ شریعت کورٹ کے ایک فل بنچ نے جو مسٹر جسٹس آفتاب حسین چیف جسٹس، مسٹر جسٹس فخر عالم، مسٹر چوہدری محمد صدیق، مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی اور مسٹر جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی پر مشتمل ہے آج گیارھویں روز بھی جناب مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ اور تین دوسرے افراد کی طرف سے دائر کردہ درخواست نیز کیپٹن عبدالواجد صاحب آپ لاہوری گروپ کی طرف سے دائر کردہ درخواست کی سماعت جاری رکھی۔ ان درخواستوں میں یہ استدعا کی گئی ہے کہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں صدارتی آرڈیننس کو قرآن اور سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف قرار دے کر کالعدم قرار دیا جائے۔

علامہ تاج الدین حیدری آف راہوالی جیورس نے آج عدالت سے خطاب کیا۔ جس کے بعد پشاور یونیورسٹی کے صدر شعبۂ عربی مولانا محمد اشرف نے ۱½ بجے تک خطاب کیا۔ وہ کل ۳۰ جولائی کو بھی اپنے دلائل جاری رکھیں گے۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۔۔ یکم ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ
۔۔ ۳۰ وفا ۱۳۶۳ ہش

نماز کی انقلاب انگیز تاثیرات

اور

برکات کا اصل راز

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نمازوں کی بالالتزام ادائیگی کا حکم دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے نماز کو انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات کا حامل بنایا ہے۔ مومنوں پر اس کی بالالتزام ادائیگی اسی لئے فرض کی گئی ہے کہ وہ اس کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہو کر اپنی زندگی میں پاک تبدیلی پیدا کریں اور اس طرح فلاح دارین کے وارث قرار پا کر اپنی پیدائش کے اصل مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔

جہاں تک نماز کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات کا تعلق ہے وہ اس امر سے ہی ظاہر ہیں کہ نماز انسان کو گناہوں میں ملوث ہونے سے روکتی ہے (العنکبوت آیت ۴۶) جملہ اعمال صالحہ میں سے جس نیکی کو اوّلیت کا مقام حاصل ہے وہ نماز ہی ہے (البقرہ آیت ۴) فلاح آخرت کا مدار سب سے اوّل نماز ہی پر ہے (الرعد آیت ۳۳) نماز کے نتیجہ میں ہی انسان کو دوزخ کی آگ سے نجات ملتی ہے۔ (المدثر آیات ۴۳-۴۴) پھر اعمال صالحہ میں سے سب سے اول نماز ہی ہے جو مومنوں کو حصول جنت کا مستحق بناتی ہے (المومنون آیات ۱۰-۱۱) الغرض نماز کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات کا اللہ تعالیٰ نے بڑی کثرت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس مختصر مضمون میں ان سب آیات کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ ان تاثیرات اور برکات کا اندازہ لگانے کے لئے مذکورہ بالا چند آیات کی طرف اشارہ ہی کافی ہے۔

نماز کی ان انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات کی وجہ سے ہی شیطان کو جسے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کا کھلم کھلا دشمن قرار دیا ہے پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ انہیں نماز سے غافل کر کے انہیں اس کے قریب نہ جانے دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کی اس کوشش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ ج فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ ۝
(المائدہ آیت ۹۲)

شیطان صرف یہ چاہتا ہے (یعنی اس کی تمام تر کوشش یہ ہوتی ہے) کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ سے عداوت اور کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے۔

شیطان کا مومنوں کو نماز سے روکنے کی کوشش کرنا خود اس امر پر دال ہے کہ واقعی نماز انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات کی حامل ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو شیطان کو کیا پڑی تھی کہ مومنوں کو نماز پڑھنے سے روکنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتا۔

یہاں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نماز کی ان انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات کا راز کیا ہے؟ آخر اس میں ایسی کیا خاص بات ہے کہ جس نے اسے تاثیرات اور برکتوں سے معمور کر رکھا ہے۔ اس امر کا پتہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث سے چلتا ہے جس میں آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ کہ عبادت کا مغز دعا ہے یعنی دعا کے بغیر عبادت کا تصور ہی نہیں۔ جب بھی انسان اپنے رب کی عبادت کرے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا بھی کرے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَآءُ اَلصَّلٰوۃُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ یعنی نماز اپنی ذات میں خود دعا ہے۔ اس لئے نماز بذاتِ خود عبادت کا مغز ہے۔ چنانچہ جب اس نقطۂ نگاہ سے ہم نماز کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اول تو نماز کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ جیسی عظیم الشان دعا پڑھی جاتی ہے۔ پھر درود جو اس میں پڑھا جاتا ہے وہ اپنی جگہ ایک عظیم الشان دعا ہے۔ دوسرے نماز ہر نماز پڑھنے والے کو یہ موقع دیتی ہے کہ وہ رکوع و سجود اور قعدہ میں اپنے رب کو پکارے اور کمال تضرع اور گریہ وزاری سے اس کے حضور برائیوں سے اجتناب اور نیکی و تقویٰ کے حصول اور ہر نوع کی مراد یابی کے لئے دعائیں کرے یہ دعائیں مقبول ہو کر انسان کی زندگی میں انقلاب برپا کرنے اور اسے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں کا مورد بنانے کا موجب بنتی ہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو نماز کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات کا راز نماز کے از اوّل تا آخر دعاؤں پر مشتمل ہونے اور دردمندانہ دعاؤں کا خاص موقعہ فراہم کرنے میں مضمر ہے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ پر)

مدہوش رحمانی

بفضلِ ایزدی باہوش تھے مدہوش رحمانی
حریفِ بادۂ سرجوش تھے مدہوش رحمانی

بظاہر سادہ و خاموش تھے مدہوش رحمانی
عمل کی راہ میں پُرجوش تھے مدہوش رحمانی

لگایا دل نہ فردوسِ تمنا کی بہاروں سے
وہ مردِ زیرکِ ذی ہوش تھے مدہوش رحمانی

اطاعت انکساری، سرفروشی تھا شعار ان کا
سرافگندہ کفن بردوش تھے مدہوش رحمانی

وہ جس کی یاد زادِ آخرت ہے اہلِ ایماں کا
اُسی کی یاد میں بیہوش تھے مدہوش رحمانی

سبق سیکھا تھا مرشد سے ریاضت اور محنت کا
جفاکش اور اذیت کوش تھے مدہوش رحمانی

سبک روزندگی پائی تھی افضالِ الٰہی سے
نہ سنگِ راہ بارِ دوش تھے مدہوش رحمانی

شرابِ معرفت سے تھا سدا لبریز جام ان کا
حقیقت ہے کہ بادہ نوش تھے مدہوش رحمانی

سلیم اُن کو ملی فرصت نہ حالِ دل بتانے کی
کہ آخر وقت تک بیہوش تھے مدہوش رحمانی

سلیم شاہجہانپوری از نواب شاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی ذاتی محبت اور اس کے

شیریں ثمرات

(مکرم محمد سلیمان احمد صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ)

انسان کو پیدا کنندہ اللہ تعالیٰ ہے - اور انسانی روح میں یہ شہادت موجود ہے - جس کا ذکر قرآن کریم نے یوں فرمایا ہے -

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى -

اور روحوں کو اپنے خالق سے طبعاً و فطرتاً محبت ہے جیسا کہ فرمایا -

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا -

پس انسان فطرتاً خدا کے لیے پیدا ہوا ہے اس لیے انسان سے اللہ تعالیٰ کے لیے ذاتی محبت مطلوب و مقصود ہے - محبتِ الٰہی میں ایک ایسی لذت اور ذوق ہے جو دنیا کی کسی نعمت میں نہیں ہے - محبتِ الٰہی کی حصول میں بعض بادشاہوں نے اپنی سلطنتوں کو چھوڑ دیا اور فقر اختیار کیا - انبیاء علیہم السلام نے اس کی خاطر لاکھوں مصائب برداشت کیے - حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں -

"ہمیں تو ذاتی محبت سے کام ہے نہ کشوف کی غرض نہ الہام کی پرواہ"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۳)

ذاتی محبت کیا ہے؟

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

محبت ہے کہ جس سے کھینچا جاؤں
خدائی ہے خودی جس سے جلاؤں
محبت چیز کیا کس کو بتاؤں
وفا کیا راز ہے کس کو سناؤں
میں اس آندھی کو اب کیونکر چھپاؤں
یہی بہتر کہ خاک اپنی اڑاؤں

محبت کی دو اقسام ہیں - اغراض سے وابستہ محبت اور اغراض سے بالا محبت - قابلِ قدر شے اغراض سے بالا یعنی ذاتی محبت ہے - اس سلسلہ میں ماں اور بچہ کی محبت بطور نمونہ پیش کی جا سکتی ہے ماں بچہ سے والہانہ محبت کرتی ہے اور وہ خود بھی نہیں جانتی کہ ایسا کیوں ہے - بچہ بھی ماں کی گود میں ہی سکون و قرار پکڑتا ہے - اس تعلق میں کوئی غرض وابستہ نہیں ہے - کوئی تیز دھار تلوار بھی اس تعلق کو قطع نہیں کر سکتی - پس انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسا ہی ذاتی محبت کا تعلق پیدا کرے کیونکہ اس کے سوا موت ہے

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ می خواہم از تو نیز توئی

دونوں جہان میں تو ہی مجھے عزیز ہے - اس تعلق محبت کی وجہ سے میں تجھ سے تجھے ہی مانگتا ہوں - حضور فرماتے ہیں:-

"جو لوگ خدا تعالیٰ سے اس لیے تعلق باندھتے ہیں کہ ہمیں مال ملے یا اولاد حاصل ہو - یا ہم فلاں فلاں امور میں کامیاب ہو جاویں - ان کے تعلقات عارضی ہوتے ہیں اور ایمان بھی خطرہ میں ہے جس دن ان کے اغراض کو صدمہ پہنچا اس دن ایمان میں فرق آ جاوے گا -"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۳۲)

محبت الٰہی کے حصول کے ذرائع

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سی راہیں ہیں جن سے ذاتی محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے سو اس سلسلہ میں پہلا قرینہ اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے -

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

(آلِ عمران)

یعنی اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر اللہ تعالیٰ کا پیار ہرگز ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا -

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے خدا ملتا ہے اور آپ کی اتباع کو چھوڑ کر خواہ کوئی ساری عمر ٹکریں مارتا پھرے گوہرِ مقصود اس کے ہاتھ نہیں آ سکتا -" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۱)

اور پھر اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ قیامت تک بطور نمونہ کے ہے - فرمایا -

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آنحضورؐ کی عبادت کے ذکر میں فرماتے ہیں -

"اور تو اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک ہو سکتا ہے - پھر دیکھو اقتداری معجزات کے ملنے پر بھی حضور کے شاملِ حال ہمیشہ عبودیت ہی رہی"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۱۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیازی وصف "عبادتِ الٰہی" ہے - آپؐ نے مقامِ عبودیت میں انتہائی کمال حاصل کیا - آپؐ اپنے خالق و مالک کی اس قدر عبادت کرتے کہ جسم تھک جاتا - پاؤں متورم ہو جاتے - آپؐ کا سوز و گداز سینہ میں ابلتی ہوئی ہنڈیا کی شکل اختیار کر لیتا - دیکھنے والوں کو آپ پر رحم آتا - لیکن آپؐ کا جواب یہی ہوتا کہ کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں - آپؐ اگر خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے تو اس عبادت میں آپؐ کی کوئی ذاتی غرض نہ تھی - محض اللہ کے پیار میں محو ہو کر عبادات بجا لاتے - پس اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کی عبادت پر دوام اختیار کرنے سے ہی انسان انعاماتِ الٰہیہ کا وارث بنتا ہے -

اور جب انسان خدا کی عبادت کرے تو وہ محض اللہ کے لیے ہو - اللہ تعالیٰ کے پیار میں محو ہو کر ہو - اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہو - کسی طمع اور لالچ کے تحت نہ ہو - عسر ہو یسر ہو - دکھ ہو - سکھ ہو - خوشحالی ہو - یا تنگدستی کے ایام ہوں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں فرق نہ آوے - قرآن کریم میں اسی مضمون کو بار بار ان الفاظ میں دہرایا گیا ہے -

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ -

مجاہدات کی زندگی اختیار کی جائے

اللہ تعالیٰ کی ذاتی محبت کا دروازہ اس کی راہ میں مجاہدات کے ذریعہ ہی کھلتا ہے اور مجاہدات کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے - حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ بہت دشوار گزار ہے - اور یہ بالکل سچ ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی کھال اپنے ہاتھ سے نہ اتارے تب تک وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول نہیں ہوتا"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹)

دنیا میں بھی بغیر محنت و مشقت کے کچھ نہیں ملتا - دنیاوی عہدے یونہی نہیں مل جایا کرتے - بلکہ ان کے لیے بھی محنت اور کوشش کرنی پڑتی ہے تب انسان کو کامیابی حاصل ہوتی ہے - جس طرح پانی کے چند قطرے پیاس بجھانے کے لیے کافی نہیں اور نہ کھانے کے چند لقموں سے بھوک مٹتی ہے - اس طرح مجاہدات کی ادھوری مقدار سے اعلیٰ درجہ کے نتائج حاصل نہیں ہوتے -

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں -

"ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شرابی کو اگر پوری مقدار شراب کی نہ دی جاوے تب تک وہ بے ہوش نہیں ہو سکتا - اس طرح جب انتہائی درجہ محبت تک ترقی نہ کی جاوے تب تک لا حاصل ہے - قانونِ قدرت جس طرح جسمانی چیزوں کے واسطے ہے ایسے روحانی امور کے واسطے بھی ہیں"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۰۳)

پس جس طرح دانہ جب تک خاک میں مل کر اپنی اصلی صورت کو نہ کھو دے گل و گلزار نہیں ہوا کرتا - اسی طرح جب تک انسان ایسی سعی نہ کرے - جیسا کہ سعی کرنے کا حق ہے مراد کامل کو حاصل نہیں کر سکتا -

پس جب انسان خدا کے لیے مجاہدات میں پڑتا ہے تو خدا بھی اپنے قرب کی راہیں اس کو دکھا دیتا ہے جیسا کہ فرمایا:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا -

پس مجاہدہ کرنا انسان کا فعل ہے - رہنمائی کرنا اور اپنی طرف کھینچ لینا اللہ تعالیٰ کا فعل ہے -

اللہ تعالیٰ کے تعلق کو مقدم رکھا جائے

اللہ تعالیٰ کی ذاتی محبت کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ خدا کو ہر ایک امر پر مقدم سمجھا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حضور ملونی والی محبت قابل قبول نہیں - اس لیے ضروری ہے کہ انسان سب کمندوں کو جلا دے صرف محبت الٰہی کی کمند باقی رکھے - ایک دفعہ حضرت حسینؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے عرض کیا - آپ مجھ سے بھی محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بھی - حالانکہ دو محبتیں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں - آپ نے فرمایا - جب ان دو محبتوں کا مقابلہ ہو گا - تجھے چھوڑ دوں گا اور خدا کو مقدم کر لوں گا -

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت کا یہ واقعہ کتنا عجیب ہے کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات پر جب قبر تیار ہو رہی تھی آپ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے حضرت مولوی نور الدین صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو مخاطب کر کے فرمایا -

مولوی صاحب! ایسے خوشی کے ایام بھی انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی زندگی میں کم ہی آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قضا و قدر کو نافذ کر کے بندہ کو اپنے پیار سے نوازتا ہے۔

؎ اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"پس کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کر سکتا۔ جب تک باوجود اولاد کے بے اولاد نہ ہو اور باوجود مال کے دل میں مفلس و محتاج نہ ہو اور باوجود دوستوں کے بے یار و مددگار نہ ہو۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۱۴)

ابتلاؤں میں وفا اور استقامت دکھائی جائے

خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت کے حصول کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ انسان جب ابتلاء و مصائب کا شکار ہو اس وقت صبر و رضا کا نمونہ دکھائے اور ثابت قدم رہے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"ہمارے نزدیک ایک بے وفا نوکر کسی قدر و منزلت کے قابل نہیں جو نوکر صدق اور وفا نہیں دکھلاتا وہ کبھی تربیت نہیں پاتا۔ اسی طرح جناب الٰہی میں وہ شخص پرلے درجہ کا بے ادب ہے جو چند روزہ دنیاوی منافع پر نگاہ رکھ کر خدا تعالیٰ کو چھوڑتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹)

فرماتے ہیں:۔

"اور اگر اس کے دل کو اور اس کی جان کو بڑے بڑے امتحانوں اور ابتلاؤں کے سخت صدمات کے بیچ میں دے کر کوفتہ کیا جائے اور نچوڑا جائے تو بجز محبت الٰہی کے اور کچھ اس کے دل اور جان سے نہیں نکلتا۔"

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص صفحہ ۴۰۱)

شیریں ثمرات

ذیل میں محبت الٰہی کے چند شیریں ثمرات کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔ جب ایک بندے کا حال حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس شعر کا سا ہو جاتا ہے۔ ؎

قربان تست جانِ من اے یار محسنم
با من کدام فرق تو کردی کہ من کنم

تو اس انتہائی ثبت و وفاداری کے بعد خدا کی محبت بندے پر نازل ہوتی ہے۔ اور اس مکمل فنا کے بعد وجود ثانی جو روحانی وجود ہے اس کی پیدائش ہوتی ہے۔ اور ایک عظیم الشان نور اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے اور انسان انوار و برکات سماوی کا وارث بنتا ہے۔ ایسے شخص کے وجود کو اور اس کے ماحول کو برکت دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ نہ صرف اس کا دوست ہو جاتا ہے بلکہ اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اس کی ذات پر حملہ خدا کی ذات پر حملہ تصور کیا جاتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس ایک کی خاطر ساری دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں

"جو شخص ساری قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ خدا کا ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کے لیے اس کی سب حرکات و سکنات ہوتی ہیں تو خدا تعالیٰ دنیا کو بھی ناک سے پکڑ کر اس کا خادم بنا دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ پر جو مظالم کفار مکہ نے توڑے تھے مکرم حافظ صاحب نے ان کا اختصار سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ قومی و انفرادی طور پر سب سے زیادہ ابتلاء آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہؓ پر ہی آئے تھے۔ حتیٰ کہ جنگ احزاب کی صورت میں آنے والا ابتلاء ایسا شدید تھا کہ جس کے بارے میں قرآن کریم نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا:۔

"وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا"

لیکن یہ سب ابتلاء و مصائب مومنین کے پائے ثبات میں جنبش پیدا نہ کر سکے۔

انھوں نے کہا کہ خدا پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والی جماعت پر ابتلاء آیا ہی کرتے ہیں اس لئے ضروری تھا کہ جماعت احمدیہ پر بھی ابتلاء آئیں۔ انھوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ جماعت احمدیہ پر جب بھی ابتلاء آیا جماعت ہمیشہ اس میں سے سرخرو ہو کر نکلی اور روحانی ترقیات کے میدانوں میں آگے سے آگے ہی بڑھتی رہی ہے۔ آج پھر جماعت اس ہولناک زلزلہ کی کیفیت سے دوچار ہے جس میں مومن متی نصر اللہ کی آواز بلند کرتے ہوئے خدا سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اس یقین کے ساتھ کہ خدا ان کو کبھی ضائع نہیں کرے گا

محترم حافظ صاحب نے کہا کہ ابتلاؤں کے وقت مومنین کی اضطراری حالت ہوتی ہے۔ اور انھیں دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اور جب وہ متی نصر اللہ کی آواز بلند کرتے ہیں وہی وقت قبولیت دعا کا ہوتا ہے اور مومنین کی دعائیں خدا کی نصرت کو کھینچ لاتی ہیں۔

خطبہ کے آخر میں حافظ صاحب نے احباب جماعت کو ان ایام میں دعاؤں اور اصلاح اعمال کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی اور اس بات پر زور دیا کہ اپنے پیارے امام کی حفظ و امان۔ صحت و سلامتی اور دورہ کی کامیابی کے لئے اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

"اخبار احمدیہ"

● ربوہ ۔ ۲۷ وفا / جولائی ۔ آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم امیر صاحب مقامی کی زیر ہدایت مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں انہوں نے الٰہی جماعتوں پر آنے والے قومی و انفرادی ابتلاؤں کی حکمت اور غرض و غایت بیان کی اور احباب جماعت کو ابتلاء کے ان ایام میں دعاؤں اور اصلاح اعمال کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔

محترم حافظ صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیت ۱۵۶ کی رو سے یہ بتایا کہ جس طرح دنیاوی زندگی میں کچھ حاصل کرنے کے لئے محنت اور کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی ترقیات و مدارج۔ مجاہدات اور ابتلاؤں میں سے گزر کر ہی حاصل ہوتے ہیں اور جتنا کسی کا مرتبہ بلند ہوتا ہے اتنا ہی اس پر مصائب و ابتلاء بھی زیادہ آتے ہیں۔

قرارداد تعزیت:

جماعت احمدیہ کراچی محترم عبدالرحیم مدہوش رحمانی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ مرحوم مدہوش صاحب کی اس حادثاتی وفات سے جماعت احمدیہ کراچی کے ہر فرد کو خصوصاً ان کے رفقائے کار اور ممبران مجلس عاملہ کو شدید صدمہ اور افسوس ہوا ہے۔

مدہوش صاحب مرحوم سلسلہ احمدیہ کے سرگرم کارکن اور شیدائی و فدائی احمدی تھے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور خدمت دین کے ہر موقعہ پر پیش پیش رہنے والے تھے۔ نماز باجماعت کے بڑے تعہد سے پابندی کرنے والے اور تہجد گزار تھے۔ مرحوم نے خود سوچ سمجھ کر احمدیت کو قبول کیا اور پھر بیعت کے اس عہد کو کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"۔ آخر وقت تک پوری مستعدی سے نبھایا۔

خدمت دین اور سلسلہ کے لئے نہ صرف مستعد رہتے بلکہ اس بارے میں بڑے حریص واقع ہوئے تھے۔ اگر کوئی خدمت کا موقع ہاتھ سے نکل جاتا تو بہت افسوس کرتے۔ بسا اوقات اگر کبھی کسی وقت خدمت سے محروم رہ جاتے تو شکوہ بھی کرتے۔

ایک لمبا عرصہ تک جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ حلقہ مارٹن روڈ کے سیکرٹری مال اور جماعت احمدیہ کے سیکرٹری تحریک جدید۔ صد سالہ جوبلی فنڈ۔ سیکرٹری ضیافت اور مجلس انصار اللہ کے نائب ناظم رہے۔

ملکی اور غیر ملکی مہمانوں کی خدمت کے سلسلہ میں گرانقدر خدمات انجام دیتے رہے بحیثیت سیکرٹری ضیافت اپنے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں اس قدر اہتمام کرتے کہ خواہ دن ہو یا رات ہو۔ سردی ہو یا گرمی یا بارش ہو ہر آنے اور جانے والے مہمان کے استقبال اور الوداع کے لئے ائرپورٹ، ریلوے اسٹیشن وغیرہ پر جاتے۔ کراچی میں قیام کے دوران مہمانوں کی ہر طرح خدمت کرتے۔

اپنی ملازمت کے دوران مختلف محکموں میں کام کرنے کا موقع ملا اور جہاں کہیں رہے نیک نام اور اثر و رسوخ پیدا کیا۔ جماعت کے جن عہدوں پر مامور ہوئے اور ان کا حق ادا کرنے میں پوری کوشش کرتے۔ وفات کے وقت جماعت احمدیہ کے آڈیٹر تھے۔

مرحوم بڑے رقیق القلب بھی واقع ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی روایات سن کر آبدیدہ ہو جاتے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ارحم الراحمین مدہوش صاحب مرحوم کو غریق رحمت فرمائے ان کے درجات بلند فرماتے۔ اور ان کی بیوی بچوں اور خویش و اقارب کو اس صدمہ کو صبر و شکر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

(اراکین جماعت احمدیہ کراچی)

● خاکسار ان دنوں علاج کی غرض سے میو ہسپتال کے دل کے سپیشل وارڈ میں داخل ہے۔ الحمد للہ! پہلے سے کچھ افاقہ ہے نرسوں اور عزیزوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کارآمد زندگی عطا فرما کر کچھ خدمت دین کا موقعہ دے۔ آمین! (محمد صدیق امرتسری۔ حال ۳۴ میکلوڈ روڈ لاہور)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

- اطفال کو نماز باجماعت پڑھنے کی تلقین کریں۔
- روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں۔
- اپنے آقا و مطاع آنحضورؐ پر بکثرت درود بھیجیں۔
- اطفال کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منتخب دعائیں یاد کروائیں۔
- ہر ماہ کم از کم ایک مرتبہ نماز تہجد باجماعت ادا کروائیں۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعاماتِ الٰہیہ کے حصول کا ذریعہ!

صبر و رضا

مکرم
غلام رسول صاحب
اے وان

انسانی زندگی مصائب سے خالی نہیں۔ بادشاہ ہو یا امیر تاجر ہو یا مزدور۔ مشکلات سب پہ آتے ہیں۔ دنیا کی وضع ہی کچھ ایسی ہے کہ یہاں دکھ اور سکھ ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اگر زندگی ایک طریق پہ گذرتی تو اس میں کوئی دلکشی نہ ہوتی۔ مگر انسان بالطبع یہ چاہتا ہے کہ اس کی زندگی راحت اور آرام سے گذرے اور اس پہ مشکلات نہ آئیں لیکن یہ الٰہی سنت کے خلاف ہے۔ اللہ یہی ہے کہ دکھ کے بعد سکھ اور سکھ کے بعد دکھ ضرور آئیں گے۔ انسان صحت کی قدر اس وقت کرتا ہے۔ جب بیمار ہو جاتا ہے۔ مال کی قدر اس وقت کرتا ہے۔ جب تہی دست ہو جاتا ہے۔ اسی طرح امن کی قدر خوف کے بعد۔ کھانے کی قدر بھوک کے بعد راحت و آرام کی قدر رنج اور مصیبت کے بعد ہوتی ہے لیکن انسان کی یہ خواہش رہتی ہے کہ اس کی زندگی ہمیشہ سکھ اور آرام سے گذرے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ کہ

"جو شخص چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت میں بھی ترقی ہو اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہوں۔ کوئی ابتلاء بھی پیش نہ آوے پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جائے۔ وہ ابلہ ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تو موت و حیات یعنی دکھ اور سکھ اس لئے بنائے ہیں۔ تا تمہیں آزمائیں کہ کون نیک عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ ایک اور جگہ فرمایا اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ پس اس سے ثابت ہے کہ انسان دنیا میں عمل صالح کے لئے آیا ہے۔ اس کی آزمائش سکھ دے کر بھی ہو گی اور دکھ دے کر بھی ہو گی۔

دراصل دیکھا جائے تو انسان پر دکھوں اور مصائب کا آنا اس کی اصلاح کا موجب بنتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اگر انسان کو ہر طرح کا سکھ اور آرام مل جائے تو وہ اپنا مقصد حیات بھول جاتا ہے۔ اور نفسانی خواہشات کی تکمیل میں لگ کر فسق و فجور کی راہ اختیار کر لیتا ہے۔ پس مصائب اس لئے آتے ہیں کہ انسان اپنی اصلاح کرے۔ اور اپنی کمزوریوں کو دور کرے اور یہ حقیقت ہے کہ مصیبت سے قلب میں وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جو سینکڑوں مجاہدوں سے پیدا نہیں ہوتی۔ برسوں کے مجاہدات سے باطن کو وہ نفع نہیں پہنچتا جو ایک ساعت کے حزن سے پہنچتا ہے۔ ہر ناکامی میں ایک حکمت ہے۔ دل مضطر مجبوراً خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جب مصیبت آتی ہے تو انسان کی فطرت اسے اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹانے پہ مجبور کرتی ہے۔ مصائب اور تکالیف کا نہ آنا۔ انسان کو سرکش اور مغرور بنا دیتا ہے اور یہ سچ ہے کہ صرف راحت ہی اللہ تعالیٰ کا انعام نہیں۔ شکستگی۔ بے بسی۔ رنج و الم بھی اس کے کرم ہیں۔ رومی نے سچ کہا ہے ؎

درحقیقت ہر عدو داروئے تست
کیمیا و نافع و دلجوئے تست
کہ ازو اندر گریزی در خلا
استعانت جوئی از فضلِ خدا

اس میں شک نہیں کہ ہر مصیبت انسان کا امتحان لینے آتی ہے کہ اس کی ایمانی حالت کیسی ہے اور اس کا اپنے رب کے ساتھ کتنا تعلق ہے۔ اگر مشکلات نہ آئیں تو ترقیات بھی نہ ہوں۔ کیونکہ بغیر امتحان کے ترقی نہیں ملتی۔ مومن کا جوہر تو مصائب اور تکالیف کے بعد کھلتا ہے۔ پس مومن تو مصائب میں اپنا قدم راہ خدا میں اور آگے بڑھاتا ہے اور ان کو بلندیٔ درجات کا سبب سمجھتا ہے اور یہ سچ ہے کہ بغیر مشکلات اور آزمائش میں سے گذرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا وصال ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور تمام حسن کا منبع ہے۔ لہٰذا جمال کی لذتیں تو اس کے لئے ہیں۔ جو اس کی قیمت ادا کر سکے۔ پس قیمت جمال یار کی تو جان ہے۔ اور اس کی راہ میں مصائب کا برداشت کرنا ہے۔ جو مصائب سے گھبراتا ہے وہ جمال کی لذتوں سے کیسے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ پس جن خوش قسمت بندوں کو وہ دل آرام ملا مصائب اور جان دینے کے بعد ہی ملا ؎

ڈیرہ غازیخان

عاشق جو ہیں وہ یار کو مر مر کے پاتے ہیں
جب مر گئے تو اس کی طرف کھنچے جاتے ہیں

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو نہیں ملتا جو آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے ہیں یا جو عیش کوش ہیں۔ بلکہ وہ تو ان کو ملتا ہے جو تہی دستان عشرت ہیں..... کیونکہ

؎ کہ مے خواہد نگار من تہی دستانِ عشرت را

پس وہ یار ازل عیش و عشرت میں پڑے ہوئے لوگوں اور ہر قسم کے آرام اور راحت کے سامان اکٹھے کرنے والوں کو نہیں ملتا۔ اس کے ملنے کا راستہ تو وہی ہے جو ابرار و اخیار کا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ جاہدوا کا لفظ لگاتار کوشش اور مصائب کو چاہتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر منزل مراد ہاتھ نہیں آتی۔ صوفیاء کہتے ہیں کہ جو مزا جستجو اور تلاشِ یار میں ہے وہ وصال میں کہاں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

؎ لذت صحرانوردی دوریٔ منزل میں ہے

اور یہ صحیح ہے کہ جو مزہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رنج و غم اٹھانے میں ہے۔ وہ راحت و آرام میں کہاں۔ حضرت رابعہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو غم کب ہوتا ہے۔ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی غم نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ شہداء بار بار زندگی ملنے اور اس کی راہ میں جان دینے کی استدعا کریں گے۔ کیونکہ جو مزا خدا کی راہ میں جان قربان کرنے سے ملا تھا وہ جنت میں کہاں۔

پس خدا کی راہ میں بندہ کو جو مشکلات پیش آئیں۔ چاہے وہ مالی ہوں یا جانی۔ عزیزوں کے متعلق ہوں یا دوستوں کے متعلق تو ان سے گھبرانا نہیں چاہیئے مومن تو مصائب میں پڑ کر اپنا رشتہ اللہ تعالیٰ سے اور مضبوط کر لیتا ہے اور انعامات کا حقدار بنتا ہے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں کہ مصائب اور تکالیف تو دلآزار کا کام کرتے ہیں اور بندے کو اپنے رب سے ملاتے ہیں۔ ایمان کامل کا مزا تو ہم و غم کے دنوں میں آتا ہے پس مومن کا کام ہے کہ ہر وقت اور ہر حال میں راضی برضا رہے اور یہ سمجھے کہ

؎ ہر کہ از دوست زحمتے بیند
اور جو شخص خدا تعالیٰ کی آزمائش پہ راضی نہیں رہتا۔ خدا تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

جس طرح ابتلاء انسانوں پر مخفی طور پر آتے ہیں۔ اسی طرح ابتلاء جلالی رنگ میں بھی آتے ہیں ان کے پس پردہ اللہ تعالیٰ کی بے پناہ محبت اور رحمت چھپی ہوئی ہوتی ہے

ماں جب بچہ کی اضطراری حالت کو دیکھتی ہے تو اس پہ نثار ہو جاتی ہے خدا تعالیٰ جو ماں سے ستر حصہ زیادہ مہربان اور محبت کرنے والا ہے اپنے مضطر بندوں کو کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ اس کی رحمت بھی ان پر نثار ہو جاتی ہے وہ خدا کی گود میں ہوتے ہیں جہاں راحت ہی راحت ہے کیونکہ وہ گنجینہ راحت و اطمینان ہے۔ پس ابتلاء کے دن اس کی محبت کو کھینچنے کے لئے اکسیر ہیں۔ یہ سچ ہے کہ محبت کی راہ میں کانٹے بھی پھول ہیں۔ غالب نے سچ کہا تھا ؎

ان آبلوں سے پاؤں کے گھبرا گیا تھا میں
جی خوش ہوا ہے راہ کو پُر خار دیکھ کر

پس ابتلاء کے ایام بڑے مبارک ہیں اور خدا کے قرب اور محبت حاصل کرنے کے لئے اور اس کے انعامات کا وارث بننے کے لئے کیمیا کا درجہ رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا قرب اور محبت اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب انسان مصائب و مشکلات میں صبر و رضا سے کام لیتا ہے اور دعاؤں کے ذریعہ ان مصائب سے نجات پاتا ہے اور ایک یُسر کا زمانہ اسے نصیب ہوتا ہے کیونکہ عُسر کے بعد یُسر کا زمانہ ضرور آتا ہے اور یہ ازل سے مقدر ہے۔

حقیقی جماعت

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ ..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپؐ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپؐ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۳۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ لیڈی ڈاکٹر امۃ الحبیب ملک صاحبہ مرحومہ

(از مکرم عبدالحفیظ ملک صاحب)

میری پیاری بھابی جان مرحومہ لیڈی ڈاکٹر امۃ الحبیب ملک صاحبہ ۱۰ نومبر ۱۹۴۲ء کو قادیان کی پاک سرزمین پر پیدا ہوئیں۔ آپ حافظ عبدالغفور صاحب سابق مربی جاپان کی بیٹی تھیں اور مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم کی بھتیجی تھیں۔ بعد تقسیم ملک آپ اپنے نانا ملک نیاز محمد مرحوم کے پاس چک نمبر ۱۱۹ ۔ ۷ کسووال ضلع ساہیوال میں آگئیں اور یہیں آپ نے اپنے نانا مرحوم سے قرآن مجید پڑھا۔ چونکہ آپ بچپن سے ہی نہایت ذہین تھیں اس لئے آپ کے نانا جان مرحوم نے خاص کوشش کر کے اپنے گاؤں میں پرائمری سکول کھلوا دیا۔ جس میں بھابی جان مرحومہ نے پرائمری کی دو کلاسیں پاس کیں۔ بعد میں آپ نے ایف ایس سی کا امتحان ساہیوال سے اعلیٰ ڈویژن میں پاس کیا۔ آپ شروع ہی سے نہایت ذہین، محنتی اور اعلیٰ اخلاق کی حامل خاتون تھیں۔ اور آپ کے گھرانے میں آپ سے زیادہ سبقت لے جانے والی اور کوئی نہ تھی۔

محترمہ بھابی جان صاحبہ نے ایف ایس سی کے دوران ہی وصیت کر لی تھی۔ اور تمام عمر اپنی آمد سے باقاعدہ حصہ آمد ادا کرتی رہیں۔ آپ بچپن ہی سے جتنا عرصہ نانا مرحوم کے پاس رہیں بفضلِ خدا نمازوں کی پابند تھیں اور نانا مرحوم کے ساتھ باجماعت نمازیں ادا کرتی رہیں اور ہمیشہ یہ اصرار کرتیں کہ صبح مجھے جلدی اٹھایا کریں تاکہ میں نماز آپ کے ساتھ ادا کر سکوں۔

آپ نے ایم بی بی ایس کا امتحان نشتر میڈیکل کالج سے پاس کیا اور تمام ہم کلاس لڑکے اور لڑکیوں سے فائنل کے امتحان میں زیادہ نمبر حاصل کئے آپ اپنے اعلیٰ اخلاق، نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے اپنے ہم کلاس لڑکے اور لڑکیوں میں بہت مقبول تھیں اور پروفیسر صاحبان بھی آپ کا خاص خیال رکھتے تھے۔ ایم بی بی ایس پاس کرنے کے بعد آپ کی شادی برادرم مکرم کرنل عبدالمجید ملک صاحب سے جنوری ۱۹۶۲ء کو ہوئی۔ اس طرح آپ عبدالحمید ملک صاحب ریٹائرڈ آرڈیننس آفیسر کی بہو بنیں۔ شادی کے بعد آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر طرح کا سکون حاصل رہا اور آپ کا گھر دین و دنیا کے لحاظ سے ایک مثالی گھر رہا۔ آپ محترم بھائی صاحب کی نہایت اطاعت گزار اور بچوں اور رشتہ داروں کا حد درجہ دل کی گہرائیوں سے خیال رکھنے والی ایک نہایت اعلیٰ کردار کی باذوق اور نفیس خاتون تھیں۔

آپ گذشتہ دس سال سے ریلوے سے منسلک تھیں اور ریلوے ہسپتال نوشہرہ میں خدمات سرانجام دے رہی تھیں۔ نوشہرہ کے لوگوں میں بے حد مقبول تھیں۔ آپ کی وفات کا وہاں کے مقامی لوگوں کو بھی بہت دکھ اور رنج ہوا۔

آپ کی وفات ایک نہایت المناک سانحہ ہے۔ آپ مورخہ ۱۶ جولائی کی رات نہایت مستعدی سے اپنے مریض دیکھتی رہیں۔ حسب معمول رات کو سو گئیں صبح بھائی صاحب نے اپنی بڑی بیٹی کو کہا کہ امی کو اٹھاؤ مگر آپ نہ اٹھیں۔ بھائی صاحب فوراً سی ایم ایچ چلے گئے اور وہاں سے ڈاکٹر اور ایمبولینس لے کر آئے۔ ڈاکٹر نے آکر تصدیق کی کہ آپ قریباً رات تین بجے کے قریب حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ ایک نہایت قابل ڈاکٹر تھیں حسنِ اخلاق اور نرم مزاجی سے مریضوں سے پیش آتیں اور غرباء کا علاج ہمیشہ مفت کرتیں۔ علاقہ کے لوگ دور دور سے آپ کے پاس علاج کے لئے آتے اور خدا کے فضل سے شفاء پا کر آپ کو دعائیں دیتے ہوئے جاتے۔ آپ کی وفات پر آپ کے ڈویژنل میڈیکل آفیسر تشریف لائے اور فرمایا کہ حیرت کی بات ہے کہ دس سالہ نوکری میں آپ کی فائل میں نمونہ کے لئے بھی ایک شکایت درج نہیں ہے اور جب کبھی بھی کسی اسٹیشن سے آپ کو تبدیل کیا گیا لوگوں نے جوق در جوق آکر آپ کی واپسی کا بھرپور مطالبہ کیا۔ آپ کی وفات پر ریلوے کے اعلیٰ حکام اور پاکستان آرمی نوشہرہ کے اعلیٰ افسران کثیر تعداد میں تشریف لائے اور نوشہرہ کے عوام کے بے پناہ ہجوم کو دیکھ کر قومی اخبار کا نمائندہ بھی آیا اور اس نے مختلف لوگوں سے انٹرویوز لئے اور اگلے دن آپ کی وفات کی خبر ملک کی تمام بڑی بڑی اخباروں میں شائع کی گئی۔

آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ سب سے بڑی بیٹی کی عمر گیارہ سال ہے اور وہ چھٹی جماعت میں پڑھتی ہے۔ مرحومہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان کی بھانجی تھیں۔

ہمارے اپنے خاندان میں شادی کے بعد یہ خاتون انتہائی درجہ مقبول تھی اور ہر بڑا اور چھوٹا آپ کے بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار کا مداح تھا۔

تمام احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور محترم بھائی صاحب اور بچگان کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور ان پر اپنی رحمتوں کا سایہ پھیلاتا چلا جائے اور انہیں ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

کی سلامتی ہو آپ پر) نے ہمیں جہاں خاص تہجد سے نمازیں ادا کرنے کی تاکید فرمائی وہاں ساتھ ہی نمازمیں تضرع اور گریہ وزاری سے دعائیں کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور رونے اور گڑگڑانے کو اپنی عادت بنانے کی بطورِ خاص تلقین فرمائی ہے مثال کے طور پر آپ فرماتے ہیں:۔

"تمہیں چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعا مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے واسطے کئی موقع ہیں رکوع قیام، قعدہ، سجدہ وغیرہ آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنی پڑتی ہے۔

فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اس پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں۔ اصل غرض اور مغز نماز کا دعا ہی ہے اور دعا خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے موافق ہے۔ عام طور پر دیکھو کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بے تاب ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے دروازے پر گرتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ گرتا ہے اور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے۔ اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

یہی وقت خدمت گزاری کا ہے

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔" (ازالہ اوہام اول)

انصار اللہ اور تلاوت قرآن کریم

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے ہر فرد کو قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے ہماری ساری ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہو سکتی ہیں اور یہ ایک ایسی قطعی اور یقینی حقیقت ہے جس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔" انصار بھائیوں کو اپنی عمر کے اعتبار سے حضور کے اس خطاب کا اوّلین مخاطب سمجھنا چاہیئے اور قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے میں کوشاں رہنا چاہیئے۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ارشادات عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دِل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لئے زندگی بسر کرو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۵)

باہمی ناراضگی جانے دو!

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو۔ کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو۔ اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے۔ جو ان باتوں کو نہیں مانتا۔ جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ۔ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۲ طبع اوّل)

مُرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد

عطایا دیگ کے سلسلہ میں ضروری تصحیح

روزنامہ "الفضل" مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۸۴ء میں صیغہ ہذا کی طرف سے ایک تصحیح شائع ہوئی ہے۔ معطی مکرم چوہدری عبدالحلیم صاحب ولد مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب نے کراچی سے اپنی والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کی طرف سے ایک دیگ کی قیمت کے برابر رقم بطور عطیہ ادا فرمائی تھی۔

مذکورہ بالا اعلان میں مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کے نام کے ساتھ سہواً "مرحومہ" شائع ہوا ہے جو کہ درست نہیں۔

مکرم چوہدری عبدالحلیم صاحب کی والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ خدا کے فضل سے بقید حیات ہیں اور آج کل اپنے بچوں کے پاس بغرض علاج امریکہ میں مقیم ہیں۔ قارئین "الفضل" یہ تصحیح نوٹ فرمالیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کو صحت و سلامتی والی عمر دراز سے نوازے۔ اور وہ پوری طرح صحت یاب ہو کر واپس وطن آئیں۔ قارئین سے بھی دعا کی درخواست ہے۔ دفتر ہذا اس غلطی کے لئے معطی اور قارئین سے بڑے دکھ کے ساتھ معذرت خواہ ہے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے ایک خصوصی پروگرام جاری فرمایا تھا۔ اس پروگرام کے تحت گلشن احمد (نرسری) کا بھی قیام عمل میں لایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب نرسری میں مختلف قسم کے پودے ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔ چونکہ برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ اس لئے اہالیان ربوہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ربوہ کو سرسبز و شاداب اور خوبصورت بنانے کی مہم میں بھرپور حصہ لیں اور گلشن احمد (نرسری) سے حسب خواہش سستے داموں پودے حاصل کر کے اپنے گھروں اور ماحول کو خوبصورت بنائیں۔

(صدر تزئین ربوہ کمیٹی)

طفلِ امروز قائدِ فردا!

بچے ایک عظیم امانت ہیں انہیں ضائع نہ ہونے دیں۔ اور ان کی تربیت کرنا

ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تبدیلی سائیکل

نظارت اصلاح وارشاد مقامی کی ایک سائیکل B-047480 احمدیہ ریسٹورنٹ گول بازار ربوہ کے نزدیک سائیکل 125758 سے تبدیل ہو گئی ہے جو صاحب دفتر کی سائیکل لے گئے ہوں براہ کرم اپنی سائیکل سے تبدیل کر لیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دو بچیوں کے بعد ۱۷ جولائی کو دوسرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ الحمدللہ!

قارئین الفضل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بچے کو نیک اور خادم دین بنائے نیز والدین کی خواہش کے مطابق دین و دنیا کا نور بنائے۔ آمین ثم آمین!

(کرامت اللہ فضل معلم وقف جدید (اف ڈیرہ بابا نانک) حال آنبہ نوریہ ضلع شیخوپورہ)

گمشدہ نقدی

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۸۴ء کو رحمت بازار سے فیکٹری ایریا آنے والی سڑک پر کچھ نقدی گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے براہ مہربانی اس پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔

(زاہد محمود ملک ۳/۴ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

درخواست ہائے دعا

○ خاکسار عرصہ ڈیڑھ سال سے دائیں گھٹنے میں درد کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ نیز کچھ پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔

(صوفی محمد ابراہیم جالندھری۔ سرگودھا)

○ میرے والد مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب بعض مقدمات کی وجہ سے مشکلات اور پریشانیوں سے دوچار ہیں۔

(مبارکہ اعظم۔ سمیرا بال)

احباب ان کے لئے دعا کریں

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

ماہنامہ "انصاراللہ" کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے! سالانہ چندہ بیس روپے ○ منیجر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامل الایمان وہی شخص کہلاتا ہے جو ہر ابتلاء اور مصیبت میں ثابت قدم رہتا ہے

پس انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے اور دیکھتا رہے کہ اس کا خدا کیساتھ کیسا تعلق ہے

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ سورہ الحج کی آیت ۱۲، "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ ..... هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔" کی پُرمعارف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ انسان اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو۔ بے دلی سے اس کی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ خوشی اور رنج دونوں میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے ورنہ ایسے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایمان جو انسان کو خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث کرتا اور اس کو مقرب اور انعام الٰہیہ کا جاذب بناتا ہے وہ وہی ایمان ہوتا ہے جو ہر قسم کے شکوک اور شبہات سے پاک اور ماسوی اللہ کی محبت سے خالی ہو ہمارے ملک میں بھی جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان کبھی بچ نہیں سکتا۔ اگر دونوں کشتیاں کچھ وقت تک اکٹھی بھی چلی جائیں تب بھی پانی کی رَو ایک نہ ایک وقت ان کو ضرور علیحدہ کر دے گی اور ان کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان غرق ہو کر رہے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا جو منہ سے تو اس کے ساتھ اپنی محبت کا دعویٰ کرتے ہوں اور عملی طور پر رات دن وہ دنیا پر گرے رہتے ہوں اور خدا کے احکام کو پس پشت ڈال رہے ہوں .....

پس انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے اور دیکھتا رہے کہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ کیسا تعلق ہے اور آیا عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں وہ وفاداری کے ساتھ اپنے عہد پر قائم ہے یا نہیں اگر انعام کے وقت وہ خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا اور مصیبت کے وقت یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ خدا نے پہلے مجھ پر کون سا احسان کیا تھا جو یہ مصیبت بھیج دی۔ تو صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کا ایمان محض دھوکہ تھا۔ کامل الایمان وہی شخص کہلاتا ہے جو ہر ابتلاء اور مصیبت میں ثابت قدم رہتا ہے بلکہ مصائب کے آنے پر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اور زیادہ جھک جاتا اور اپنے اندر پہلے سے بھی زیادہ عجز اور انکساری پیدا کرتا ہے یہی بات اس جگہ بیان کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط رکھنا چاہیئے اور کسی مصیبت میں بھی اس سے اپنا تعلق قطع نہیں کرنا چاہیئے .....

حقیقت یہ ہے کہ سچے تعلق اور اخلاص کا پتہ ہی اس وقت لگتا ہے جب انسان پر کوئی تم ابتلاء آتا ہے ورنہ آرام اور آسائش کی حالت میں تو کمزور ایمان والے بھی بڑی عقیدت اور تعلق کا اظہار کرتے ہیں۔ قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی یہ کیفیت بیان فرمائی ہے کہ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا (البقرۃ۔ ع ۳) کہ جب کبھی بجلی ان کے لئے روشنی پیدا کرتی ہے تو وہ اس میں چلنے لگتے ہیں اور جب اندھیرا کر دیتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں یعنی امن کے دن ہوں تو منافق (مومنوں) کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں لیکن مشکلات کا وقت آئے تو الگ ہو جاتے ہیں۔ ایسا ایمان انسان کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا۔ اس آیت میں یہی بتایا گیا ہے کہ جس شخص کا تعلق خدا تعالیٰ سے ایسا کمزور ہو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۱۷-۱۸)

زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلو تہی کرے تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں۔ میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۸۵ اور ۱۹۶)

تقریب شادی

مکرم محمد احمد ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب کی شادی بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۸۴ء انجام پائی۔ بارات ربوہ سے چک ۳۸۹ ضلع ملتان گئی جہاں موصوف کا نکاح مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد سلیمان کے ساتھ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۳۶۶ (ضلع ملتان) نے پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اگلے روز ۲۵ فروری کو دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ بعد طعام محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

احباب کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے دینی و دنیاوی ہر دو لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

خوشخبری
شادی و بیاہ کے موقع پر ہوزری۔ سامان میک اپ۔ کرن گوٹہ اور پھلا وغیرہ بازار سے کم دام پر خرید فرما دیں۔
انیسہ جنرل سٹور گلی الیکٹرک گولبازار ربوہ
نوٹ: (دوکان گلی کے اندر ہے)

خوشخبری
ربوہ میں پہلی بار دیسی گھی سے تیار شدہ
۳۱ جولائی بروز منگل سے
کڑاہی گوشت مرغ
لذیذ کھانے، خوش ذائقہ چائے اور عمدہ مٹھائی کا بہترین مرکز
نوٹ:- آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے۔
نیو احمدیہ ریسٹورنٹ گولبازار۔ ربوہ
پروپرائیٹر بلوچ برادرز

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ اگست
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!
(مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان)
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸

fly the British way
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE PHONE : 493
British airways
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.